تم ہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے؟

مسلم فار سیکولر ڈیموکریسی (MSD) نام کی تنظیم اس مقصد سے معرضِ وجود میں آئی ہے کہ ہم اگر ایک طرف مسلمانوں کے خلاف سنگھ پریوار کے جھوٹے اور گھناؤنے پراپیگنڈہ کو دنیا کے سامنے غلط ثابت کریں تو دوسری طرف اپنی ہی صفوں میں چھپے ان عناصر کی بھی مخالفت کریں جو نہ صرف اکثر انتہا پسند رجحانات اور اشتعال انگیز بیانات کے حامل ہوتے ہیں بلکہ آئے دن مختلف سماجی مسائل پر ایک ایسا رُخ اختیار کرتے ہیں جس میں کبھی دانستہ اور کبھی نادانستہ لیکن ہمیشہ مسلمانوں کے لیے کوئی تخریب کا پہلو مضمر ہوتا ہے۔

چونکہ M.S.D نے ان عناصر سے بہ بانگِ دہل اختلاف کا تہیہ کیا ہے تو ان کا جز بز بھی ہونا لازم تھا لیکن ہم کو اس کا علم نہ تھا کہ وہ بوکھلا کے ہم پر ایسے الزامات لگائیں گے جن کا سچائی سے دور دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

M.S.D کے مخالفین نے ایک یہ الزام تراشا ہے کہ طلاق پر M.S.D. کا موقف غیر شرعی اور غیر اسلامی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ M.S.D نے نہ صرف اپنے اعلان نامے میں (جو شائع ہو چکا ہے اور انٹرنیٹ www.mfsd.org پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔) واضح الفاظ میں لکھا ہے بلکہ بار بار ٹی وی اور مختلف اخبارات کے ذریعہ بھی کہا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ طلاق صرف اُس طرح ہو جس طرح قرآن مجید میں اس کی ہدایت دی گئی ہے۔

کیا یہ مطالبہ گناہ ہے....؟

M.S.D پر الزام لگانے والا یہ مخصوص طبقہ کہتا ہے کہ M.S.D طلاقِ ثلاثہ یعنی ایک وقت میں تین طلاق کی مخالفت کر کے ایک غیر شرعی اور غیر اسلامی فعل کی مرتکب ہو رہی ہے۔

جواباً عرض ہے کہ ایک آدھ کے سوا دنیا کے تقریباً سارے مسلم ممالک میں طلاقِ ثلاثہ قانوناً ممنوع قرار دی گئی ہے۔ مصر، الجیریا، سیریا، ایران، عراق، قزاقستان، مراقش، پاکستان، بنگلہ دیش، جورڈن وغیرہ میں قانون طلاقِ ثلاثہ کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

مندرجہ بالا فہرست میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جن میں ہندوستان کی ہی طرح اکثریت حنفی مسلک کی حامی ہے۔ مثلاً مصر، جورڈن، پاکستان، بنگلہ دیش، شام۔

وہ ممالک جیسے انڈونیشیا، تیونس، لیبیاء، ملیشیا جہاں مالکی اور شافعی اکثریت ہے وہاں بھی قانوناً طلاقِ ثلاثہ ممکن نہیں ہے۔

دنیا کے تمام شیعہ حضرات، تمام اہلِ حدیث حضرات طلاقِ ثلاثہ کو نہ صرف یہ کہ تسلیم نہیں کرتے بلکہ قطعاً ناجائز اور غیر اسلامی مانتے ہیں۔ تو کیا ہم پر اعتراض کرنے والوں کی نظر میں یہ تمام اصحاب، یہ تمام مسلم ممالک اور ان میں رہنے والے کروڑوں مسلمان جو طلاقِ ثلاثہ کو نہیں مانتے سب خارج از اسلام ہیں؟

مسلم پرسنل لاء بورڈ کے کچھ ممبران نے بورڈ کے سامنے ایک ماڈل نکاح نامہ رکھا ہے جس کے نفاذ کے بعد طلاقِ ثلاثہ ممکن نہیں رہے گی۔ کیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے یہ ممبران مذہب وملّت کے دشمن ہیں؟

مسلم پرسنل لاء بورڈ نے اِس ماڈل نکاح نامے پر غور وخوض کا وعدہ کیا ہے۔ تو کیا مسلم پرسنل لاء بورڈ بھی کسی اسلام دشمن سازش میں ملوّث ہے؟

ہمارے معترضین ذرا سوچیں کہ اُن کے اعتراضات کتنے مہمل اور بے معنی ہیں۔ اور یہ اعتراضات وہ کس کس پر کریں گے۔

ہم مخالفت برائے مخالفت کے قائل نہیں ہیں۔ لہٰذا جہاں ہم مسلم پرسنل لاء بورڈ سے کئی باتوں پر قطعاً متفق نہیں ہیں وہیں ہم اُنہیں اُن کے اِس اقدام پر مبارکباد بھی دینا چاہیں گے کہ اُنہوں نے بالآخر اپنے حالیہ اجلاس میں حکومت سے ۱۹۳۷ء میں بنے مسلم پرسنل لا کی اُس مد میں تبدیلی کی مانگ کی ہے جس کی رو سے مسلم خواتین آج تک زرعی جائداد میں اپنی اُس وراثت سے محروم تھیں جو اُن کا عین شرعی اور قرآنی حق ہے۔

M.S.D کے اراکین مسلم پرسنل لا کی اِس غیر قرآنی مد کے خلاف ایک زمانے سے لکھتے اور آواز اُٹھاتے رہے ہیں۔ ہم شکر گزار ہیں کہ ہماری آواز سنی گئی مگر افسوس یہ ہے کہ وہی لوگ جو ہم پر دشنام طرازی کرتے ہیں اُنہوں نے مسلم پرسنل لاء بورڈ کو اِس مثبت قدم پر مبارکباد دینے کے بجائے اِس اعتراض سے نوازا ہے کہ بورڈ شریعت میں دخل اندازی کر رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شریعت میں دخل اندازی تو ۱۹۳۷ء میں ہوئی تھی جب نوابوں، زمینداروں اور جاگیرداروں کے دباؤ میں آ کے مسلم پرسنل لاء میں یہ غیر قرآنی شق رکھی گئی تھی کہ زرعی جائداد میں بیٹیوں کا حصہ نہ ہوگا۔

تقریباً ستر برس سے قرآن اور شرع کے احکامات کے عین خلاف مسلم پرسنل لاء کے نام پر خواتین کی جو حق تلفی ہو رہی تھی ہمیں خوشی ہے کہ اب وہ مسلم پرسنل لاء میں اِس تبدیلی کے بعد نہ ہوگی۔

ہم پر اعتراض کرنے والا یہ مخصوص طبقہ ہمیں ایک ہی سانس میں کمیونسٹ بھی کہتا ہے اور امریکی ایجنٹ بھی۔ اِس پر کوئی سوائے ہنسنے کے اور کیا کر سکتا ہے۔

اِنہیں صاحبان نے M.S.D کے ذمے داران پر یہ بہتان بھی لگایا ہے کہ وہ سنگھ پریوار کے نمائندے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ وہ ٹی وی ہو کہ اخبار و تحریر ہو کہ تقریر، تمام ذرائع ابلاغ سے M.S.D کے اراکین بے خوف وخطر سنگھ پریوار کے فسطائی منصوبوں کو بے نقاب کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

گجرات کے مسلم کُش فسادات کے بعد مظلومین کو انصاف دلانے اور مجرمین کو اُن کے کیفرِ کردار تک پہنچانے کی کوششوں میں جو لوگ مصروف ہیں اُن میں M.S.D کے اراکین صفِ اوّل میں ہیں۔

بیسٹ بیکری کیس کی دوبارہ شنوائی اور اُس کے مقدمہ کو گجرات سے مہاراشٹر منتقل کروانے کا سہرہ محض بارہ آدمیوں کے ایک مختصر گروپ .C.J.P کے سر ہے، ان بارہ ممبران میں سے تین جاوید آنند، غلام پیش امام اور جاوید اختر ہیں جو نہایت فعال رول ادا کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے آج نریندر مودی کی سرکار کو سپریم کورٹ کے کٹہرے میں لا کے کھڑا کر دیا ہے۔

یہاں فطری طور پر یہ سوال اُٹھتا ہے کہ اِس ضمن میں M.S.D کے معترضین نے کیا کارنامے انجام دیئے ہیں۔ کچھ ہوں تو بتائیں۔ کبھی ہمارے ''گناہوں'' کو بھول کے اپنی ''نیکیوں'' پر بھی تو کچھ روشنی ڈالیں۔ اعتراض کرنا کتنا آسان ہے اور کام کرنا کتنا مشکل۔

نوے کی دہائی میں جب شیوسینا اور بال ٹھاکرے ایک دہشت کا ماحول بنائے ہوئے تھے ساجد رشید نے اپنے ساتھی نکھل واگھلے کے ساتھ ''نربھے بنو آندولن'' کے پرچم تلے شیوسینا کے گڑھ میں جا جا کے بے باکانہ تقریریں کی، ان پر کئی بار پر تشدّد حملے بھی ہوئے مگر انہوں نے اپنے حوصلے سے لوگوں کو شیوسینا کی بے توقیری کا احساس دلایا۔

کون واقف نہیں کہ حسن کمال اور فضل شاد نے ہمیشہ اپنے قلم اپنے بیان اپنے عمل سے سنگھ پریوار اور شیوسینا کی اصلیت دنیا کے سامنے رکھی ہے۔

آج دہلی، الہ آباد، علی گڑھ، لکھنؤ، کانپور، بھوپال، حیدر آباد، کلکتہ جیسے شہروں میں M.S.D کے اراکین نہایت مثبت اور موثر طریقے سے سرگرمِ عمل ہیں۔

الہ آباد کے پچھلے الیکشن میں اگر مُرلی منوہر جوشی کا بُت منہ کے بل گرا ہے تو اس میں دیگر وجوہات کے ساتھ M.S.D کے ایک اہم رُکن ایڈوکیٹ کاظمی کی تقریروں اور اُن کے ساتھیوں کی کاوشوں کا بھی ہاتھ ہے۔

آخر میں ہم تمام قوم اور اُن سے بھی جو ہم سے ناراض ہیں یہ کہنا چاہیں گے کہ آپ ہمارے عزیز ہیں بھائی ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ غصے اور جوش پر قابو پا کر ٹھنڈے دل سے یہ سوچا جائے کہ آج ہم کس حال میں ہیں۔ کس طرح ہم اپنے لیے اور اپنے بچے بچیوں کے لیے ایک بہتر اور روشن مستقبل کی تعمیر کر سکتے ہیں۔

ایک طرف وہ لوگ ہیں جو ہندوستان کے سارے مسلمانوں کو متعصب، ملک دشمن اور دہشت گرد بتاتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو ہندوستان کے سارے مسلمانوں کو تنگ نظر، انتہا پسند اور مجنون صفت بنانا چاہتے ہیں۔

ہمیں اِن دونوں ہی کو غلط ثابت کر کے بے وقعت اور بے اثر بنانا ہے۔ MSD کا نصب العین صرف یہ ہے۔ ہم اپنے مقصد میں غلط ہیں یا صحیح اس کا فیصلہ ہم ہندوستان کے عام مسلمان پر چھوڑتے ہیں۔

☆ جاوید اختر (صدر) ☆ غلام پیش امام (کنوینر)

☆ حسن کمال (نائب صدر) ☆ ساجد رشید (نائب صدر)

☆ جاوید آنند (جنرل سکریٹری)